45177 ـ خاوند بیوی میں سے کسی کو بھی دوسرے کی مرضی کے بغیر مانع حمل جائز نہیں

سوال

ایك عورت نے لیڈی ڈاکٹر سے اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اس دلیل کی بنا پر مانع حمل دوائی طلب کی کہ اس کے خاوند نے دوسری شادی بھی کر رکھی ہے اور اس سے اولاد بھی ہے، اور وہ خود ابھی یونیورسٹی کی طالبہ ہے کیا لیڈی ڈاکٹر کے لیے اسے مانع حمل دوائی لکھ کر دینی جائز ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس عورت کے لیے اپنے خاوند کی رضامندی کے بغیر مانع حمل دوائی لینی حرام ہے، کیونکہ اولاد خاوند اور بیوی دونوں کا مشترکہ حق ہے، اسی لیے علماءکرام کا کہنا ہے کہ بیوی کی رضامندی کے بغیر خاوند اپنی بیوی سے عزل نہیں کر سکتا اجازت کے بغیر حرام ہوگا.

عزل یہ ہے کہ جماع کے وقت انزال شرمگاہ کے باہر کیا جائے تا کہ عورت کو حمل نہ ٹھرے، لیکن اگر خاوند اور بیوی دونوں مانع حمل گولیاں کھانے پر متفق ہوں تو جائز ہے، کیونکہ یہ دوائی عزل کے مشابہ ہے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عزل کیا کرتے تھے.

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ہم عزل کیا کرتے تھے اور قرآن مجید کا نزول ہو رہا تھا "

یعنی اگر عزل کرنا منع ہوتا تو قرآن مجید اس سے روك دیتا، لیکن یہ گولیاں نہیں کھانی چاہییں کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش کے خلاف ہیں اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنی امت کی کثرت چاہتے تھے، اور گولیاں کھانے سے حمل نہیں ٹھرتا، لیکن عزل ایك طبعی اور نیچرل ہے ہو سکتا ہے کوئی قطرہ حمل کا باعث بن جائے.

میں آپ سے عرض کرونگا کہ ان گولیوں کی اصل یہود اور دوسرے مسلمان دشمن لوگ ہیں جو مسلمانوں کی نسل کشی کرنا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کی اولاد کم ہو اور یہ امت مسلمہ افرادی قلت کا شکار ہو کر دوسروں کی محتاج ہو کر رہ جائے، اس لیے کہ افرادی قوت جنتی کم ہو گی اسی اعتبار سے پروڈکٹشن میں بھی کمی ہوگی، اور جتنی تعداد زیادہ ہو گی پروڈکشن بھی بڑھےگی.

اور یہ چیز زراعت و صنعت حرفت اورتجارت بلکہ ہر چیز میں ہے، اگر امت آج زیادہ ہو تو کا رعب و دبدبہ ہوگا

چاہیے وہ صنعت و حرفت میں پیچھے ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ افرادی قوت سے دشمن مرعوب ہوتا ہے.

اس لیے ہم مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنی افرادی قوت کو بڑھانے کے لیے کثرت اولاد پر عمل کریں چاہیے حالات کیسے بھی پیدا ہوں، لیکن اگر عورت کی کمزوری یا بیماری وغیرہ یا پھر آپریشن کے بغیر بچہ پیدا ہی نہیں ہوتا تو یہ ضروریات ہیں جن کا خیال رکھنا ضروری ہے.

اور پھر ضروریات و حاجات کے کچھ احکام ہیں " اھـ

فضيلة الشيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ.

ديكھيں: فتاوى المراۃ المسلمۃ (2 / 556).

مزيد آپ سوال نمبر (21169) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

لہذا جب يہ دوائى اور گولياں كھانا حرام ہيں تو پھر اس سلسلہ ميں اس عورت كا تعاون كرنا بھى حرام ہوگا.

كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تم نيكى و بھلائى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرتے رہو، اور برائى و گناہ اور ظلم و زيادتى ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو المآئدۃ (2).

واللہ اعلم .